www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۹	خزانہ	كَنْز ـ قِنْطَار ـ خَزَائِن (۳)
۱۰	خشک ہونا	يَبَسَ ـ هَاجَ ـ هَمَدَ ـ جَفَأَ ـ غَاضَ (۵)
۱۱	خلاصی چھٹکارا پانا	نَجَات ـ مَنَاص ـ نَقَذَ (۳) نیز دیکھیے "نجات پانا"
۱۲	خلقت مخلوق	بَرِيَّة ـ آنَام ـ جِبِلًّا (۳)
۱۳	خواب	مَنَام ـ رُؤْيَا ـ أَحلام (۳)
۱۴	خواہش	أَمَل ـ أُمْنِيَه ـ هَوٰى ـ شَهْوَة ـ وَطَر (۵)
۱۵	خوبصورت	بَهِيج ـ نَاضِرَة ـ حِسَان (۳)
۱۶	خوراک لانا	قُوْت ـ رِزْق ـ مَارَ (میر) (۳)
۱۷	خوش ہونا ـ کرنا لگنا	رَضِيَ ـ أَسَرَّ ـ بَهَجَ ـ حَبَرَ ـ اِسْتَبْشَرَ ـ طَابَ ـ فَرِحَ ـ فَكِهَ ـ شَمِتَ ـ أَعْجَبَ (۱۰)
۱۸	خوشحالی	سَرَّاء ـ نَعْمَاء ـ طُوبٰى (۳)
۱۹	خوشے	طَلْع ـ قُطُوف ـ قِنْوَانٌ (۳)
	خون بہانا	دیکھیے "قتل کرنا"
۲۰	خیانت کرنا	خَانَ اور غَلَّ (۲)
۲۱	خیمہ ـ سائبان	خِيَام ـ ظُلَّة ـ سُرَادِق (۳)

د

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	داخل ہونا ـ کرنا	دَخَلَ اور أَدْخَلَ ـ وَلَجَ اور أَوْلَجَ ـ صَلَى اور صَلَّى ـ سَلَكَ (۴)
۲	داروغہ	خَزَنَة ـ مُصَيْطِر (۲)
۳	داغ ـ دینا	وَسَمَ ـ كَوٰى ـ شِيَه (۳)
۴	دُبلا	عِجَاف ـ ضَامِر (۲)
۵	دراز ہونا ـ کرنا	طَالَ اور تَطَاوَلَ ـ مَدَّ اور مَدَّدَ ـ بَاعَدَ (۳)
۶	درپے ہونا	تَصَدّٰى اور حَفَا (۲)
۷	درخت اور پودے	شَجَرَة اور شَجَر ـ نَجْم ـ أَثْل ـ يَقْطِين ـ ضَرِيع ـ زَقُّوم (۶)
۸	درست ٹھیک	صَوَاب ـ حَقّ (۲)
۹	درست کرنا	أَصْلَحَ ـ سَوّٰى (۲)
	درگزر کرنا	دیکھیے "معاف کرنا"
۱۰	درمیان	بَيْن ـ سَوَاء ـ وَسَط ـ خِلَال ـ قَصْد (۵)
۱۱	دشمن ـ دشمنی	عَدُوّ ـ بَغْضَاء ـ شَانِئ (۳)
۱۲	دعا دینا ـ کرنا	دَعَا ـ سَلَّمَ ـ حَيَّى ـ صَلّٰى (۴)
	دفع کرنا	دیکھیے "ہٹانا"
۱۳	دِل	قَلْب ـ فُؤَاد ـ صَدْر ـ نَفْس (۴)
۱۴	دل میں بات ڈالنا	وَحْي ـ الهام ـ القاء ـ وسواس ـ همزات (۵)
۱۵	دلیل	دَلِيل ـ حُجَّت ـ بَيِّنَه ـ بُرْهَان ـ سُلْطَان (۵)
۱۶	دن اور اس کے اوقات	نَهَار ـ يَوْم ـ اَلْيَوْم ـ يَوْمَئِذٍ (۴)
۱۷	دنیا کے مختلف نام	دُنْيَا ـ أَدْنٰى ـ عَاجِلَة ـ أُولٰى (۴)
۱۸	دُور	بَعِيد ـ سَحِيق ـ عَمِيق ـ قَصِيًّا (۴)
۱۹	دور کرنا ـ ہونا	بَعَدَ اور بَاعَدَ ـ قَصَا ـ نَأٰى ـ كَفَّرَ ـ قَضٰى (۵)
۲۰	دوڑنا	سَرَعَ ـ سَعٰى ـ زَفَّ ـ رَكَضَ ـ جَمَحَ ـ هَرَعَ ـ نَسَلَ ـ وَفَضَ ـ هَطَعَ ـ ضَبَحَ ـ سَبَقَ اور اِسْتَبَقَ (۱۱)
۲۱	دوڑانا	أَوْضَعَ ـ أَوْجَفَ (۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمیز ہی نہ ہو سا رشادِ باری ہے:

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ (۹/۹۷)

گنوار کفر و نفاق میں بہت سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں کہ وُہ ان احکام کو جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں جان ہی نہ سکیں۔

ماحصل: (۱) عتل، سخت مزاج اور سخت گیر (۲) فظ، بدمزاج اور گفتگو میں گالی گلوچ استعمال کرنیوالا (۳) اعراب، بدتمیز جنھیں آداب گفتگو کا سلیقہ ہی نہ ہو

۱۱۔اچانک۔(ناگہاں)

کے لیے اِذْ اور اِذَا اور بَغْتَةً کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ اِذْ اور اِذَا۔ دونوں حروف ظرف "جب" کا معنی دیتے ہیں۔ اِذْ عمومًا ماضی کے لیے آتا ہے اور اِذَا مضارع کے لیے۔ یہ دونوں حروف کبھی مفاجات یعنی ناگہاں یا اچانک کسی خبر کے ظہور کے لیے آجاتے ہیں۔ تاہم بعد کے واقعہ کا پہلے سے کچھ نہ کچھ تعلق ہوتا ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا اَسَدٌ بِالْبَابِ۔ یعنی میں نکلا تو اچانک دروازے پر شیر تھا۔ (منجد) اور قرآن میں ہے:

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ۔ (۷/۱۰۷)

موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈالی تو اچانک وہ صریح اژدھا بن گیا۔

۲۔ بَغْتَةً: بمعنی اچانک کسی چیز کا یوں ظہور میں آنا کہ اس کے ظہور کا گمان بھی نہ ہو (مف) بَغْتَةً اور اِذْ یا اذا کا فرق یہ ہے کہ اذا میں بعد کے واقعہ کی پہلے واقعہ سے کچھ تعلق یا نسبت ہوتی ہے، جبکہ بغتۃ میں صرف کسی فجائی یا ناگہانی واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ (۷/۹۵)

تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا اور وُہ بے خبر تھے۔

دوسرے مقام پر ہے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا (۶/۳۱)

یہاں تک کہ جب قیامت اچانک ان پر آموجود ہوگی تو کہیں گے ہائے افسوس جو ہم نے قیامت کے بارے میں تقصیر کی!

۱۲۔اچھا۔خوب۔بہتر

کے لیے نِعْمَ، خَيْر، حَسَن، مُثْلٰى اور جَمِيْل کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نِعْمَ، کلمہ تحسین ہے جو ہر قسم کی مدح کے لیے استعمال ہوتا ہے (مف) جس کے معنی ہیں۔ واہ۔ واہ کیا خوب۔ کسی اچھی چیز پر خوش ہو کر بولا جاتا ہے۔ ابن فارس کے نزدیک اس کا اصل عطف اور میلان ہے (م ل) یعنی جس چیز کو دیکھ کر طبیعت ادھر مائل اور راغب ہو تو نِعْمَ کہتے ہیں اور اس کی ضد بِئْسَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مرتبہ کی بلندی کے لیے:

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (۱۹/۵۰) — اور ہم نے ان (انبیاءؑ) کا ذکر جمیل بلند کیا۔ (جالندھری) اور کہا ان کے واسطے سچا بول اونچا۔ (عثمانی)

(۳) مذموم صورت میں:

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ (۲۸/۴) — بیشک فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا۔

۲۔ بَسَقَ: صرف بلند و بالا درختوں اور خصوصاً کھجور کے بلند ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (ف ل ۴۳) ارشاد باری ہے:

وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ (۵۰/۱۰) — اور بلند کھجوریں جن پر تہ بر تہ خوشے لگے ہیں۔

۳۔ شمخ: کا لفظ کسی چیز کے (۱) بڑا اور (۲) بلند ہونے پر دلالت کرتا ہے (م ل) پہاڑوں اور بلند و بالا عمارتوں کی بلندی کے لیے استعمال ہوتا ہے (ف ل ۴۲) فلک بوس بلندی۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ (۷۷/۲۷) — اور ہم نے اس (زمین) پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیے۔

ماحصل: عَلَا کا استعمال عام ہے لیکن بلند درختوں اور خصوصاً کھجور کی بلندی کے لیے بَسَقَ اور پہاڑوں اور بلند عمارتوں کی بلندی کے لیے شمخ آئے گا۔

۴۷۔ بنانا

کے لیے جَعَلَ، بَنٰى اور صَنَعَ اور اِصْطَنَعَ اور اِتَّخَذَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ جعل: بنانا کے لیے جعل کا استعمال عام ہے۔ خواہ اس کام کا تعلق ایجاد اور تخلیق سے ہو یا محض ترتیب وغیرہ سے۔ ارشادِ باری ہے:

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً (۲/۲۲) — جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

۲۔ بَنٰى: کوئی عمارت وغیرہ بنانا اور بُنْيَان بمعنی عمارت، دیوار یا کوئی تعمیر ہے (مف) اور ابن فارس کے نزدیک بناء الشي بضم بعضه الى بعض (م ل) (یعنی کسی چیز کو اس طرح بنانا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے میں ضم ہو جائے) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ (۵۱/۴۷) — اور آسمان کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے۔

۳۔ صَنَعَ: کوئی چیز فنی مہارت کے ساتھ خوبصورت بنانا (مف) اور صَنَّاع۔ ماہر کاریگر یا فنکار کو کہتے ہیں اور اِصْطَنَعَ کے معنی کسی کام کو فنی مہارت اور خاص توجہ سے بنانا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

(۱) وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا (۱۱/۳۷) اور اے نوحؑ! ہمارے روبرو اور ہماری ہدایت کے مطابق کشتی بناؤ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ادبار کے معنی کسی چیز کا پیٹھ دے جانا اور غائب ہو جانا۔ چنانچہ دوسرے مقام پر ارشادِ باری ہے،

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ (۵۲/۴۹)	اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تنزیہ کیا کرو۔

اس آیت میں فصاحت یہ ہے کہ اِدبار کے ساتھ اَدبار کا مفہوم بھی آ گیا ہے۔

۳۔ خلف : بمعنی پیچھے اور اس کی ضد بین یدین بمعنی سامنے ہے (مف) یا قریب ہے اور یہ بھی ظرف زمان و مکان دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ظرف زمانی کی صورت میں بین یدین کے معنی موجودہ اور مکانی صورت میں سامنے ہو گا۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) زمان کے لیے،

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا (۲/۶۶)	اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لیے اور جو بعد میں آنے والے تھے، عبرت بنا دیا۔

(۲) مکان کے لیے:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (۱۳/۱۱)	اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۴۔ وراء : بمعنی پیچھے یا آگے (لغت اضداد) مذکر و مونث ہے (منجد) اور ظرف زمان و مکان دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اب اس کی مثالیں دیکھیے:

(۱) بمعنی پیچھے ظرف مکان:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (۴۹/۴)	جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے (باہر) سے آواز دیتے ہیں۔

(۲) پیچھے ظرف زمان:

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (۱۱/۷۱)	تو ہم نے اس کو اسحٰق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی۔

(۳) بمعنی آگے مکان:

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا (۱۸/۷۹)	اور ان کے سامنے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا۔

پھر یہ لفظ کبھی سوا یا علاوہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۲۳/۷)	اور جو اُن کے سوا اوروں کے طالب ہوں (خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے نکل جانے والے ہیں۔

اور وَرَآءَ الْاِنْسَان بمعنی "پوتا" ہے۔ جیسا کہ اُوپر مثال ۲ سے بھی واضح ہے۔ گویا وراء کے معنی پرے ہے۔ اِس پار یا اس پار۔ اِدھر یا اُدھر۔ اور یہ زمانی بھی ہے اور مکانی بھی۔ جیسا کہ درج ذیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ حاصل کرنے کی جگہ ہے؛

۱۰۔ سَارَ: بمعنی چلنا پھرنا۔سیر کرنا، چہل قدمی کرنا خواہ یہ کسی بھی مقصد کے لیے ہو۔ اور چلنے والے آدمی کو سائر، اور ایک ساتھ چلنے والی جماعت کو سَیَّارۃ (۱۲/۱۹) کہا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖ (۲۸/۲۹) — جب موسیٰؑ مدت (مقررہ) پوری کر چکے تو اپنے گھر والوں کو لے کر چلے۔

۱۱۔ قصّ: کے معنی کسی نشان پر چلنا۔ بتدریج پیچھے پیچھے چلنا اور اتباع کرتے جانا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ (۲۸/۱۱) — اور موسیٰؑ کی ماں نے موسیٰؑ کی بہن سے کہا، اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور اُن (لوگوں کو) کچھ خبر نہ تھی۔

۱۲۔ رَجِلَ: بمعنی پاؤں پر یا پیدل چلنا۔ اور اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب مقابلہ میں کچھ سوار بھی ہوں۔ قرآن میں ہے:

يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ (۲۲/۲۷) — وہ تیرے پاس پیدل بھی آئیں گے۔ اور دُبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی۔

دوسرے مقام پر ہے:

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (۲/۲۳۹) — یعنی یا پیادہ یا سوار۔

اور اگر سوار نہ ہوں تو مشی کا لفظ آئے گا۔

ماحصل: (۱) مَشٰی: عام رفتار سے چلنا۔ چلنا کے لیے عام لفظ۔

(۲) دَبَّ: مشی سے ذرا ہلکی چال چلنا۔

(۳) انطلق: روانہ ہونا۔ چل کھڑا ہونا۔

(۴) سَلَكَ: رستہ کے ساتھ ساتھ چلے جانا۔

(۵) سَرَبَ: نشیب کی طرف چلنا۔ بل میں گھسنا۔

(۶) سری: رات کو چلنا یا رات کا چلنا۔

(۷) دَأَبَ: کسی معین راہ پر چلتے رہنا۔

(۸) مَضٰی: وقت کا گزرنا یا وقت کے ساتھ چلنا۔

(۹) نَقَّبَ: گشت لگانا۔

(۱۰) سَارَ: چلنا پھرنا۔ سیر کرنا سفر کرنا۔

(۱۱) قَصَّ: کسی کے پیچھے پیچھے چلتے جانا۔

(۱۲) رَجَلَ: پیدل چلنا جبکہ کچھ لوگ سوار بھی ہوں۔

۱۳۔۔۔ چلانا

کے لیے سَاقَ (سوق) حَرَّكَ، اَزْجٰی (زجو)، سَلَكَ، سَيَّرَ اور اَسْرٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَاقَ: ہانکنا۔ کسی کو پیچھے سے ہانک کر چلانا۔ جیسے چرواہا چوپایوں کو ہانکتا ہے۔ (ف ل ۱۸۷)۔ ڈرائیور کا گاڑی چلانا (ڈرائیور کو سَوّاق کہتے ہیں) (ق۔ج) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ (۳۹/۳۶)

کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں اور یہ لوگ تمہیں اُن سے ڈراتے ہیں جو اس (اللہ) کے سوا ہیں۔

(۲) وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ (۳/۲۸)

اور خدا تمہیں اپنے (غضب یا انتقام) سے ڈراتا ہے۔

(۳) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (۸/۶۰)

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان سے (مقابلہ کے) لیے مستعد رہو تاکہ تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو۔

اور اِسْتَرْهَبَ بمعنی کسی کو ڈرانے کی کوشش کرنا یا ایسی صورت پیدا کر دینا جس سے وہ ڈر جائے، قرآن میں ہے:

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ (۷/۱۱۶)

پھر جب انہوں (فرعون کے جادوگروں) نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈال دیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا، لوگوں کو ڈرایا اور بہت بڑا جادو لائے۔

۴- اَنْذَرَ: بمعنی واقف کرنا، باخبر کرنا اور نتائج سے ڈرانا (منجد) اعمال کے نتائج اور روزِ جزا کے حساب کتاب سے ڈرانا۔ اور یہ کام صرف خدا اور اس کے رسولوں کا ہے نَذِيْر بمعنی ڈرانے والا، (ضد بشیر: خوشخبری دینے والا) اور بمعنی ڈرنے کے مقامات کی وضاحت کر کے ڈرانا۔ اور اِنْذَار حقیقتاً مُنْذَر کا بڑا احسان ہوتا ہے (فق ل ۲۰) ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (۶/۱۳۱)

کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول نہیں آتے تھے جو تم پر میری آیات بیان کرتے اور اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے۔

۵- اَوْعَدَ: وعدہ کا لفظ عام ہے۔ بمعنی کسی کو کچھ امید دلانا۔ لیکن وعید کسی بُرے کام کے بُرے نتیجہ، اس کی سزا کو کہتے ہیں، دھمکی۔ اور اَوْعَدَ بمعنی دھمکی دینا۔ ڈرانا۔ دھمکانا (منجد) خواہ یہ زبانی ہو یا عملی طور پر ایسا سامان فراہم کیا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۷/۸۶)

اور ہر رستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتے اور راہِ خدا سے روکتے ہو۔

ماحصل: (۱) خَوَّفَ: کسی آنے والے خطرہ سے ڈرانا۔

(۲) حَذَّرَ: کسی خطرہ کی چیز سے ڈرانا۔ بچانا۔ آگاہ کرنا۔

(۳) اَرْهَبَ: ڈرانا اور اضطراب پیدا کرنا۔

(۴) اِنْذَار: نبیوں اور رسولوں کا اعمال کے نتائج اور محاسبہ سے ڈرانا۔

(۵) ڈرانا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ض

ضائع ہونا اور ضائع کرنا کے لیے دیکھیے "برباد ہونا اور" برباد کرنا"
ضد کرنا کے لیے ضِدًّا، تَعَاسَرَ، اَصَرَّ، مَرَدَ کے الفاظ آئے ہیں۔
ضِدًّا اور تَعَاسَرَ کے لیے دیکھیے مخالفت کرنا، اور
اَصَرَّ اور مَرَدَ کے لیے دیکھیے ـــــ "اڑنا"

۱ـــــ ضامن

کے لیے کَفِیْل اور زَعِیْم کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں

۱۔ کَفِیْل، کَفَلَ بمعنی کسی کے نان ونفقہ اور خبرگیری کا ذمہ دار ہونا۔ ضامن ہونا (مف) اور کَفِیْل بمعنی نان ونفقہ اور خبرگیری کا ذمہ دار۔ ضامن۔ قرآن میں ہے:

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ (۳/۴۴)
اور نہ تم اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم کی پرورش کا کون ضامن ہو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا (۱۶/۹۱)
اور بیشک تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو۔

۲۔ زَعِیْم: زُعَامَۃ بمعنی ایسی بات کی ذمہ داری اٹھانا جس کا تعلق سیاست (سرداری) سے ہو (مف)
زَعِیْم وہ شخص ہے جو حکومت کی طرف سے کسی بات کا ذمہ دار یا ضامن ہو۔ قرآن میں ہے:

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ (۱۲/۷۲)
وہ بولے کہ بادشاہ کا پینے کا گلاس کھویا گیا ہے اور جو شخص اس کو لے آئے اس کو ایک بار شتر انعام اور میں اس کا ضامن ہوں۔

ماحصل: (۱) کَفِیْل: ایسا ضامن جو نان ونفقہ اور خبرگیری کا ذمہ دار ہو۔
(۲) زَعِیْم: وہ ضامن جو حکومت کی طرف سے کسی بات کا ذمہ دار ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور لفظ ہے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ (۲۰/۲۷) اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

۴- شَرَحَ: بمعنی مشکل کلام کے معنی کھولنا (مف) اور ابن الفارس کے نزدیک شرح میں دو باتیں بنیادی ہیں۔ (۱) فتح کھولنا اور (۲) بیان (وضاحت) (م-ل) اور شرح صدر بمعنی سینہ کو کھولنا یعنی کسی مشکل اور پیچیدہ معاملہ کا سمجھ میں آجانا۔ قرآن میں ہے:

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ (۲۰/۲۵) اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام مجھ پر آسان کر دے۔

۵- كَشَفَ: کھولنا اور پرے ہٹا دینا۔ بے نقاب کرنا۔ ایک چیز سے دوسری چیز کو ہٹا دینا۔ اور پہلی چیز کا نمایاں اور ظاہر ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا (۲۷/۴۴) جب ملکہ سبا نے اسے دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا۔ اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔

۶- نَشَطَ: لغت اضداد سے ہے۔ نَشَطَ الْحَبْلَ بمعنی رسی کو گرہ لگائی۔ اور نَشَطَ الْعُقْدَةَ بمعنی گرہ کو مضبوط کیا۔ اور النشوط بمعنی آسانی سے کھل جانے والی گرہ (منجد) اور النشط بمعنی آسانی سے کھل جانے والی گرہ۔ اور نَشَطَ بمعنی گرہ کھولنا (مف) گویا یہ لفظ حَلَّ سے اخص ہے۔ جو معنی حل العقدۃ کے ہیں وہی معنی نشط کے ہیں بمعنی گرہ کھولنا۔ جوڑ بند ڈھیلا کرنا۔ گرہ کو ڈھیلا کرنا۔ وغیرہ۔ قرآن میں ہے:

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا (۷۹/۲) ان فرشتوں کی قسم جو جسم میں داخل ہو کر روح کھینچ لیتے ہیں اور ان کی بھی جو سب جوڑ بند ڈھیلے کر دیتے ہیں

۷- فَرَجَ: فرج میں کشادگی کا تصور پایا جاتا ہے۔ فَرَجَ بمعنی کھولنا۔ کشادہ کرنا۔ کھلا کرنا۔ فراخ کرنا۔ مزید تفصیل شگاف میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ (۷۷/۹) اور جب آسمان میں جھروکے پڑ جائیں۔

ماحصل:

(۱) بسط: کھولنا اور پھیلانا۔
(۲) فتح: بند سامان یا پیچیدہ معاملہ کا کھولنا۔
(۳) حَلَّ: (العقدۃ) گرہ کھولنا۔
(۴) شرح: مشکل کلام کے معانی کھولنا۔
(۵) کشف: ایک چیز کو ہٹا کر دوسری کو بے نقاب کرنا۔
(۶) نشط: گرہ یا جوڑ بند وغیرہ ڈھیلے کرنا۔
(۷) فرج: کھولنا اور کشادہ کرنا۔ کھلا کرنا۔

۱۴— کھیتی باڑی کرنا

کے لیے حَرَثَ، زَرَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کرنا۔ (۳) اَجَّلَ : مدت مقرر کرنا۔

۳۷ ——— مکھی

کے لیے دو الفاظ آئے ہیں ذُبَاب اور نَحْل۔

۱۔ ذُبَاب : بمعنی عام چھوٹی مکھی۔ اور ذَبَّ عَنْهُ بمعنی کسی سے مکھیوں کو دور کرنا۔ مکھیاں اُڑانا یا الزامات کو دُور کرنا۔ اور مِذَبَّة بمعنی مورچھل۔ چنوری جس سے مکھیاں اڑائی جاتی ہیں۔ (ج ذُبٌّ و اَذِبَّة) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ (۲۲/۷۳)

اور اگر ان (خداؤں) سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اُسے اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔

۲۔ نَحْل : شہد کی مکھی اسم جنس ہے۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے (واحد نَحْلَةٌ) ارشادِ باری ہے:

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ (۱۶/۶۸)

اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور (اونچی اونچی) چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں اپنا گھر بنا۔

ملامت کرنا ——— دیکھیے بُرا بھلا کہنا

۳۸ ——— مِلنا

کے لیے لَقِيَ، لَحِقَ، وَلِيَ، اَضْنَا، اِخْتَلَطَ، تَجَاوَرَ (جوڑ) اور رَتَقَ، تَحَيَّزَ، اِشْتَمَلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لَقِيَ : دو چیزوں کا آمنے سامنے سے ایک دوسرے کو ملنا (م۔ ل) ملاقات کرنا۔ سامنے سے آکر ملنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ (۲/۱۴)

اور جب یہ منافق ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

۲۔ لَحِقَ : کسی چیز کا اپنے جیسی پہلی چیز کو جا ملنا (م۔ ل) لَاحِق پہلے کے ساتھ ملنے والی چیز پہلے کے بعد دوسری بار کا پھل (منجد) ارشادِ باری ہے:

(۱) وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ (۳/۱۷۰)

اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے (اور مصروفِ جنگ ہیں مگر ابھی شہید نہیں ہوئے اور) ان میں شامل نہیں ہوسکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں۔

(۲) وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

اور ان میں سے اُن لوگوں کی طرف بھی (آپ کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بہائم پرستی۔ عِجْل: یوں تو انسان نے اپنے اسی نظریہ "نفع ومضرت" کے تحت پتھروں، درختوں، حیوانوں، درندوں اور فضائی اشیاء میں کوئی چیز بھی نہ چھوڑی جس کی اس نے پوجا نہ کی ہو۔ آگ۔ پانی ہوا۔ کڑک۔ بجلی، جن، گائے، بیل۔ درخت۔ حتیٰ کہ سانپ تک کی پرستش کی جا چکی ہے۔ اور گائے کی پرستش تو ہندی اور مصری تہذیب کا لازمی عنصر رہا ہے۔ ہندو گائے کو گئو ماتا کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کے دور میں مصر میں گوسالہ پرستی کا عام رواج تھا جو بنی اسرائیل کے ذہنوں میں بھی راسخ ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے کئی مرتبہ لیت ولعل کی۔ حضرت موسیٰؑ کی غیر حاضری میں ذرا موقعہ ملا تو سامری نے بچھڑا بحیثیت اِلٰہ لا کھڑا کیا۔ جس پر بنی اسرائیل کا کثیر طبقہ ٹوٹ پڑا۔ گوسالہ پرستی کے اس ذہن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا:

وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ (۲/۹۳)	اور بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں رچ گئی تھی۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (۲/۵۱)	اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کر لیا اور تم ظلم کر رہے تھے۔

۱۴ تا ۱۷: بَحِيْرَة۔ سَآئِبَة۔ وَصِيْلَة اور حام:

شرک صرف یہی نہیں کہ اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی پوجا پاٹ کی جائے۔ بلکہ غیر اللہ کے لیے قربانی اور نذر ونیاز اور وقف بھی ویسے ہی شرک ہے جیسے بدنی عبادت۔ انسان میں یہ مرض بھی زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ بتوں کے لیے جانوروں کے علاوہ انسانوں اور بالخصوص کنواری لڑکیوں تک کی قربانی پیش کی جاتی رہی ہے۔ پھر اس قربانی کے جانور کی یوں تعظیم واحترام کرنا، جیسے شعائر اللہ کے لیے کیا جاتا ہے، بھی صریح شرک ہے۔ وہ مختلف جانوروں (اونٹوں، بکریوں) کو مختلف شرطوں کے ساتھ بتوں کی نذر کر دیتے تھے۔ انہی میں سے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے اونٹ) ارشاد باری ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (۵/۱۰۳)	اللہ تعالیٰ نے نہ تو بحیرہ کو کچھ چیز بنایا ہے نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔ بلکہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

۷۔ ملک شہر اور علاقے

قرآن کریم میں مندرجہ ذیل شہروں کے نام مذکور ہیں۔

۱۔ مَكَّة اور بَكَّة: مکہ ہی کو بکہ بھی کہتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو اس بے آب وگیاہ وادی میں لا بسایا اور معجزانہ طور پر وہاں چشمہ زمزم جاری ہوا۔ تو بنو جرہم کا ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ